# مصدریت قرآن اور مستشرقین

ڈاکٹر محمد حمود لکھوی*

حافظ احمد حماد**

Quran is the only Book which Allah has taken the responsibility to protect.But over the time, It has to face the new challenges, but it is the speciality of This Book that a letter can not be changed until today, However, the nature of the objections varied in different periods to Robb Muslim religious attachment with It.The goal and purpose of all these efforts was same in all the time,which is to create doubts concerning the Qur'an among the non-muslims,So that people refuse to believe that It is the Divine Book.The Qur'an and the Orientalists takes in to account the views and assumptions advanced about the Qur'an by the doyens of the orientalists of the nineteenth and twentieth centuries like William Muir, Theodor Noldeke, David Margoliouth, Arthur Jeffery, Richard Bell, Montgomery Watt, and others.They have a direct allegation of the Prophet's authorship of the Qur'an, particularly, his alleged borrowing from Judaeo-Christian sources, the question of his literacy and the alleged environmental influence on him in general.The same discussed in the article and tried to remove the objections historically as wel as logically.

قرآن مجید وہ واحد کتاب الٰہی ہے جس کی حفاظت کا ذمہ خالق کائنات نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مرور زمانہ کے ساتھ اس کتاب مقدس کو بیسیوں چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا لیکن آج تک اس کے ایک نکتہ میں تغیر پید کیا جا سکا نہ ہی اس میں کوئی اضافہ یا کمی کی جا سکی جیسا کہ دوسری کتب سماوی کے ساتھ ہوا۔ البتہ وقت کے ساتھ معاندین حق اور دشمنان قرآن نے مسلمانوں کی اس کتاب انقلاب کی اہمیت اور امت مسلمہ کا اس کے ساتھ لگاؤ دیکھ کر اپنے اعتراضات کا رخ ضرور بدلا لیکن ابتدائے وحی سے لے کر آج تک ان تمام دشمنان دین کا ہدف اور مقصد صرف ایک ہی رہا اور وہ تھا مسلمانوں کے دلوں میں قرآن کریم کے بارہ میں شکوک و شبہات پیدا کرنا تا کہ مسلمان اس کتاب ہدایت سے کنارہ کشی اختیار کریں۔ لیکن خالق کائنات نے اسی کتاب ہدایت میں کھلا چیلنج کیا ہے کہ:

* پرنسپل، گورنمنٹ کالج رینالہ خورد، اوکاڑہ۔

** لیکچرر، دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

وإن كنتم في ريب مما نزلنا على عبدنا فأتو بسورة من مثله وادعوا شهدائكم من دون الله ان كنتم صادقين (۱)

''ہم نے جو کچھ اپنے بندے پر اتارا ہے اس میں اگر تمہیں شک ہو (اور تم یہ سمجھتے ہو کہ تم اپنے شک میں بجا ہو) تو تم اس جیسی ایک سورت تو بنالاؤ، تمہیں اختیار ہے کہ تم اللہ کے سوا اپنے تمام مددگاروں کو بلالاؤ''

اور یہ چیلنج قیامت تک کے لیے ہر اس شخص اور گروہ کے لیے ہے جو قرآن کے منزل من اللہ ہونے میں شک اور تردد میں مبتلا ہو۔

## دورِ حاضر کے مستشرقین اور ان کے قرآنی نظریات:

ابتدائے وحی سے ہی اس کتاب الٰہی کو مختلف چیلنجز کا سامنا ہے۔ مشرکین مکہ مختلف حیلوں بہانوں سے محبان رسول کے سینوں میں اس کتاب ہدایت کے بارہ میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی غرض سے اس کی حجیت پر انگلیاں اٹھاتے اور اسے کبھی کلام شاعر کہتے تو کبھی پرانے زمانے کے قصے اور کہانیوں سے ماخوذ قرار دیتے اور جب اور کچھ نہ بن پاتا تو اسے جادوگر اور کاہن کا کلام کہنے لگتے۔ لیکن اللہ تعالی نے ان کی ریشہ دوانیوں کا بھرپور جواب دیا۔ اب جب کہ اس قرآن حکیم کی تکمیل کو بیس صدیاں بیت چکیں، وہی معاندین حق اور دشمنان کتاب نئے انداز سے شکوک وشبہات پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ قرآن کریم کی حجیت اور اس کی مصدریت کے بارہ میں مغربی مفکرین کا یہ گروہ انیسویں اور بیسویں صدی میں نت نئے نظریات کے ساتھ منظر عام پر آتا رہا:

| | |
|---|---|
| 1. Sprenger Aloy | 1813-1893 |
| 2. William Muir | 1819-1905 |
| 3. Theodore Noldeke | 1836-1930 |
| 4. Ignaz Goldziher | 1850-1921 |
| 5. W.Wellhausen | 1844-1918 |
| 6. Leon Caetani | 1869-1935 |
| 7. David Samuel Margoliouth | 1858-1940 |
| 8. Richerd Bell | 1876-1952 |
| 9. Montgomery William Watt | 1909-2006 |

ان سب افراد کی کاوشیں اور کوششیں اسی چیز پر صرف ہوئیں کہ قرآن کو کتاب رب حکیم کی بجائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تالیف ثابت کیا جائے اور پھر اس کے بعد یہ کہنا آسان ہو گا کہ جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بحیثیت انسان غلطی کا امکان ہے اسی طرح اس کے کلام کو بھی غلطی سے مبرا نہیں مانا جا سکتا۔لیکن جب دیکھا کہ یہ چالا کی کارگر ثابت نہیں ہو رہی تو اس سلسلہ کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے اسی بنیادی مقصد اور ہدف کے حصول کے لیے ایک نیا اعتراض گھڑا گیا کہ قرآن کی یہ موجودہ صورت اور شکل ارتقائی اور تدریجی مراحل سے گزری ہے۔اس فکر کے حامل اور حامی درج ذیل مستشرقین تھے:

| | |
|---|---|
| 1-J.Wansbourough | 1928-2002 |
| 2-J.A.Bellamy | |
| 3-Andrew Rippin | 1945 |
| 4-Patricia Crone | 1940 |
| 5-Michael Cook | 1913 |
| 6-Kenneth Cragg | 1913 |
| 7-Toby Lestyer | 1964 |

مختلف ادوار میں مختلف نظریات کے ساتھ دشمنانِ قرآن نظر آتے ہیں مثلا:

☆ نبی کریم اَن پڑھ اور امی نہ تھے بلکہ جو پیغام اور تحریک لے کر وہ اُٹھے تھے اس کے لیے باقاعدہ پہلے سے انتظام کیا گیا تھا اور اپنے اس مقصد کی کامیابی کے لیے انہوں نے باقاعدہ تربیت حاصل کی تھی (۲)

☆ اس مقصد کے لیے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فن شعر پر سب سے پہلے مہارت حاصل کی اور اس کی باقاعدہ تربیت حاصل کی تا کہ قرآن کی نظم وترتیب احسن انداز میں انجام پا سکے (۳)

☆ اور یہ کہ جو لفظ ''اُمی'' (ناخواندہ) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف منسوب کیا جاتا ہے' اسکا معنی وہ نہیں جو مسلمان لیتے ہیں کیونکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے باقاعدہ پڑھنا لکھنا سیکھا تھا (۴)

☆ ۴۔اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے افکار اور نظریات یہودیوں اور عیسائیوں سے لیے تھے اور پھر انہی افکار کو منظم کر کے قرآن کی شکل میں پیش کر دیا (۵)

☆ ۵۔بہت ساری ایسی چیزیں جنکا تذکرہ قرآن میں موجود ہے تاریخی اعتبار سے انکا وجود اس دور میں ممکن ہی نہیں' خصوصا جنکا تعلق کائنات اور سائنس سے ہے' وہ حقیقت سے متصادم ہیں (۶)

ان سب آراء اور افکار کو مدنظر رکھتے ہوئے انہوں نے یہ نتیجہ اخذ کر لیا کہ قرآن پاک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تألیف کردہ کتاب ہے اور پھر کہا کہ وحی کا مطلب وہ نہیں جو عام طور پر مسلمانوں میں رائج ہے کہ اللہ تعالی نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نص کی شکل میں عبارات نازل کی ہیں' بلکہ اس سے مراد یہ ہو سکتا ہے کہ اللہ نے اشارۃً کسی نظریہ یا فکر کو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذہن میں ڈال دیا اور اس کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اپنے الفاظ سے اس کی تشریح کی اور اسے قرآن میں درج کر دیا(۷)

جبکہ مستشرقین کا دوسرا گروہ جسکا نظریہ یہ ہے کہ قرآن کی موجودہ شکل پہلی اور دوسری صدی ہجری میں ارتقائی مراحل طے کرنے کے بعد ظاہر ہوئی ہے، وہ درج ذیل افکار کے حامل ہیں:

۱۔اسلامی تاریخی مصادر اپنے دور کے لحاظ سے مصدقہ نہیں ہیں۔

۲۔جزیرہ عرب کے آثار قدیمہ میں اور خصوصا نجف کے مقام سے جو آثار ظاہر ہوئے ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ پہلی صدی ہجری میں قرآن کا وجود ہی نہیں تھا۔

۳۔یمن کے دارالحکومت صنعاء سے جو قدیم قرآنی مخطوطات ملے ہیں ان سے واضح طور پر اشارات ملتے ہیں کہ قرآن کی موجودہ صورت ارتقاء اور تطور کے مراحل سے گذری ہے۔

۴۔مختلف مسلم اور غیر مسلم علماء کا نص قرآنی پر نقد اس بات کا ثبوت ہے کہ قرآن کو لکھتے وقت اس میں غلطیاں ہوئیں تھیں جنکی اصلاح وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ ہوتی رہی اور آخرکار یہ مصحف وجود میں آیا جو اب مسلمانوں میں رائج ہے۔

یہ وہ افتراضات واعتراضات ہیں جو مستشرقین کی جانب سے وقتا فوقتا اٹھائے جاتے رہے اور جن کے بعد مجموعی طور پر آخرکار انہوں نے اسی روش کو اپنایا جو ان کے آباء یعنی مشرکین مکہ کا رویہ تھا اور قرآن کو منزل من اللہ ماننے سے انکار کرتے ہوئے اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تألیف ثابت کرنے کی کوشش کی۔

## J.Wansbourough اور اس کے حواری:

اگناز گولڈ زیہر (Ignaz Goldziher) وہ پہلا شخص ہے جس نے انیسویں صدی کے آخر میں مصادر اسلامیہ کی صحت کے بارہ میں تشکیک پیدا کرنے کی کوشش کی اور کہا کہ اکثر حدیثی روایات دوسری اور تیسری صدی ہجری میں اس وقت سامنے آئیں جب مسلمانوں میں اعتقادی، سیاسی اور قانونی اختلافات پید ہوئے اور ان اختلافات کے نتیجہ میں ہر گروہ نے اپنی آراء کو تقویت دینے کے لیے من گھڑت روایات وضع کر لیں، اس لیے یہ روایات قابل اعتماد نہیں(۷)

لیکن شاید وہ محدثین ائمہ کرام کی ان تصانیف اور جہود(۸) سے غافل ہے یا صرف نظر کر رہا ہے جو انہوں نے رطب ویابس کو الگ کرنے کے لیے پیش کیں اور اپنی تمام تر زندگانیاں اسی مقدس کام کے لیے سرف کر ڈالیں تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال واقوال کو دوسرے لوگوں حتی کہ صحابہ کرامؓ کے اقوال وافعال

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

سے الگ کردیا جائے اور اس حقیقت کا اعتراف تو خود مستشرقین نے بھی کیا ہے چنانچہ مشہور مستشرق (J.Harvitz) نے بیسویں صدی عیسوی کے ابتداء میں اپنے علمی رسائل میں یہ ثابت کیا ہے کہ جمع و تدوین حدیث کا کام باقاعدہ اہتمام کے ساتھ پہلی صدی ہجری کے وسط میں ہی شروع ہوگیا تھا(۹)

(J.Harvitz) کا اعتراف' گولڈزیہر(Ignaz Goldziher) کے نظریے کی تردید کے لیے کافی تھا' لیکن اس کے باوجود بیسویں صدی کے نصف میں جوسف شاخت(Joseph Shacht) جو کہ لندن میں ''سکول آف ارینٹل اینڈ آرٹیکل سٹڈیز'' (School Of Oriental and African Studies) میں استاد تھا' نے گولڈزیہر(Goldziher) کے نظریات سے متاثر ہوکران کی تایید میں ایک ضخیم کتاب لکھی جسکا نام یہ تھا:

(Origins Of Muhammadan Jurisprudence) (تشریع اسلامی کے فلسفہ کے اصول)

اپنی اس کتاب میں اس نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ اسلامی روایات اور احادیث علی الاطلاق موضوع اور من گھڑت ہیں' حتی کہ تاریخی روایات جنکا تعلق اصول شریعت سے نہیں' ان پر بھی اعتماد نہیں کیا جاسکتا کیونکہ یہ تشریعی اغراض کو مدنظر رکھ کروضع کی گئی ہیں' اور یہ کہ قرآن پہلی اور دوسری صدی ہجری میں شریعت اسلامیہ کا مصدر نہیں تھا(۱۰)

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ جوسف شاخت (Joseph Shacht) کی اس بے جا تنقید اور تاریخی تبطیل کو نہ صرف مسلمان علماء(۱۱) نے غلط ثابت کیا بلکہ مغرب کے مفکرین اور مستشرقین نے بھی اسے ہدف تنقید بنایا چنانچہ لندن یونیورسٹی کے استاد کولسن(N.J.Coulson) لکھتے ہیں:

''جوسف شاخت کا مفروضہ اگر درست مان لیا جائے تو یہ بہت سارے تاریخی حقائق کو رد کردینے کے مترادف ہوگا' جو فی الواقع ممکن نہیں''(۱۲)

اسی طرح ڈبلیو۔ایم۔واٹ(W.M.Watt) لکھتا ہے:

''مغرب کے علماء اور مفکرین سیرت کے کتابوں میں موجود ذخیرہ احادیث کی صحت کے قائل ہیں اسی طرح اس چیز کے بھی قائل ہیں جو کمی ان ذخیرہ احادیث میں پائی جاتی ہے وہ قرآنی اشارات سے پوری ہوجاتی ہے' جبکہ یہی طریقہ اور اسلوب قابل تحسین اور درست ہے کہ قرآن اور حدیثی روایات دونوں کو دیکھا جائے کیونکہ یہ دونوں ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں''(۱۳)

جبکہ مکسم روڈنسن (Maxim Rodinson) روایات حدیث کی صحت کا اعتراف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

''احادیث میں سلسلہ سند میں اعلی درجہ کی اسناد قابل اعتماد ہیں' اگرچہ جوسف شاخت نے اس میں شک کا اظہار

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ہی کیا ہے‘‘(۱۴)

اس تمام تر تنقید‘ جو (Goldziher) اور (Joseph Shacht) کے نظریات اور افکار پر کی گئی‘ کے با وجود لندن یونیورسٹی کے فیکلٹی آف افریقن سٹڈیز کے بعض ممبران نے ان نظریات اور افکار کو اپنی تحریروں سے تقویت دی اور تمام حدیں پھلانگتے ہوئے ان نظریات میں بہت زیادہ مبالغہ اور بلا منطق بحث کرتے ہوئے روایات حدیث اور قرآن پاک کے مصدر اسلامی ہونے کو غلط ثابت کرنے کی کوشش جاری رکھی اور اس حوالہ سے جو شخص سب سے متحرک رہا وہ جوہن وانسبر (J.Wansbourough) تھا‘ جسکی ۱۹۷۷ اور ۱۹۷۸ میں دو کتابیں منظر عام پر آئیں‘ جن کے نام درج ذیل ہیں:

1-Quranic Studies: source and Methodology of Scriptual Interpretation.

2-Content and composition of Islamic salvation History:Sectarian milieu.

ان دونوں کتابوں میں مصنف نے وہی طریقہ تنقید اپنایا جو کتاب مقدس کی تنقید و تنقیح میں اپنایا گیا تھا اور متن اور نص پر تنقید کرتے ہوئے قرآن میں تاریخ تعدیل بیان کی۔ اس کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

☆ قرآن نے زبانی روایات سے کتابت کی طرف سفر آٹھویں اور نویں صدی عیسوی میں شروع کیا اور اسمیں ان دونوں صدیوں میں تغیر و تبدل واقع ہوا جس کے بعد قرآن کی موجودہ حتمی شکل سامنے آئی‘ اور یہ سب کچھ اسی طرح ہوا جس طرح کتاب مقدس کی تقویم کی گئی (۱۵)

☆ قرآن میں جدلی اسلوب اس بات کی دلیل ہے کہ یہود کی طرف سے معارضت قرآن کی عملی ترسیم کا سبب بنی (۱۶)

☆ اسلامی روایات بالکل اسی طرح ہیں جس طرح کہ کتاب مقدس کے علماء کی ’’تاریخ النجاۃ‘‘ (salvation History) ہے(۱۷)‘ یعنی من گھڑت قصے اور کہانیاں وضع کرنے کے بعد اپنے مقاصد کے حصول کے لیے انہیں اسلام کے ابتدائی دور کی طرف منسوب کر دیا گیا۔

☆ ایسی آیات کی تفسیر کہ جنکا وجود قرآن میں موجود ہی نہیں اس بات کی دلیل ہے کہ ان آیات کا وجود سرے سے تھا ہی نہیں‘ اسی طرح تاریخی مصادر کے ثبوت کے لیے جو موجودہ طریقہ کار ہے اس کے مطابق اسلامی تاریخی روایات کی تصدیق بالکل ناممکن ہے(۱۸)

یہ وہ خاص امور ہیں جنکا تذکرہ جوہن وانسبر (J.Wansbourough) نے اپنی کتب میں کیا‘ جبکہ یہ سوچ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اور فکر ان نظریات کا نتیجہ ہے جو گولڈ زیہر (Ignaz Goldziher) نے پیش کیے۔ذیل میں انہیں نکات کا رد پیش کیا جائیگا۔

## وانسبر (Wansbourough) کے اعتراضات کا جواب:

۱۔وانسبر (Wansbourough) اس طریقہ سے متاثر ہوا ہے جو طریقہ کار کتاب مقدس کی تدوین وتنقیح کے لیے اپنایا گیا اور اسی عمل کی تطبیق قرآن پاک پر کرنے کی کوشش کر رہا ہے' جبکہ اس اُمر سے وہ کیسے غافل رہا کہ کوئی بھی دینی کتاب جب مدون کی جاتی ہے اور اس میں شرائع اور احکام درج کیے جاتے ہیں تو اس کے لیے باقاعدہ علماء کی کمیٹی بنائی جاتی ہے جس طرح کہ کتاب مقدس کی تدوین کے وقت ہوا' یعنی دینی تألیف یا کتاب مقدس کی طرح تألیف عام تألیفات سے یکسر مختلف ہوتی ہے اور جو کمیٹی اس قسم کی تألیف کرتی ہے اس کے شب وروز بڑی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں اور تاریخ کے اوراق میں انہیں خاص جگہ ملتی ہے کیونکہ مؤرخین اور عام لوگ اس قسم کی تألیف سے بے خبر نہیں ہو سکتے جو اس طرح کی تاریخی اور مقدس تألیف کا کام سرانجام دے رہے ہوں۔اور جس وقت کا تذکرہ وانسبر (Wansbourough) نے کیا ہے (آٹھویں اور نویں صدی عیسوی) کہ اس وقت قرآن پاک تحریری شکل میں سامنے آیا اور اس کی جمع و تدوین کا کام سرانجام پایا' تو یہ وقت تو مسلمانوں کی تاریخ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے اور ان صدیوں میں تو خلافت عباسیہ اپنے عروج پر تھی اور چاروں اطرف میں یعنی مشرق میں برصغیر اور مغرب میں یورپ تک مسلمانوں کی حکومت پھیلی ہوئی تھی' اور اگر اس قسم کا تاریخی کام اس دور میں ہوا ہے تو مؤرخین نے اس کا تذکرہ کیوں نہیں کیا ؟ جبکہ وانسبر (Wansbourough) اور اس کے حواری کسی بھی ایسے واقعہ کی طرف اشارہ نہیں کرتے جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ یہ کام آٹھویں یا نویں صدی عیسوی میں ہوا' اسلامی مصادر میں اور نہ ہی غیر اسلامی مصادر میں ایسے کسی واقعہ کی طرف نشاندہی کی گئی ہے' جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان مستشرقین کا یہ کہنا کہ قرآن پاک تحریری صورت میں آٹھویں یا نویں صدی میں منظر عام پر آیا سراسر جھوٹے مفروضات پر مبنی ہے اور حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

۲۔وانسبر (Wansbourough) کے افکار ہی ایک دوسرے کی تردید کرتے ہیں مثلاً ایک طرف تو وہ یہ کہتا ہے کہ تحریری صورت میں قرآن پاک نویں صدی میں پیش کیا گیا جبکہ اس سے پہلے صرف زبانی روایات موجود تھیں' اور دوسری جانب وہ یہ بھی کہتا ہے کہ اسلامی تاریخی روایات پہلے موجود نہ تھیں بلکہ یہ نویں صدی عیسوی میں وضع کی گئیں اور پھر ان روایات کو ابتدائی دور کی جانب منسوب کر دیا گیا۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

وانسبر (Wansbourough) کا اپنے ہی اقوال میں تضاد اس چیز کو ثابت کرتا ہے کہ قرآن پاک کے متعلق اس کے ادعاءات' افتراضات اور مذہبی تعصب کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اور منطقی لحاظ سے بھی یہ نظریہ قبول نہیں کیا جاسکتا کہ ایسی ہزاروں روایات گھڑلی جائیں جن کا ہو بہو اطلاق تین صدیاں پہلے کے واقعات پر ہو جائے۔

۳۔ وانسبر (Wansbourough) کا یہ کہنا کہ قرآن کریم شفوی روایات کی حد تک موجود تھا' اس بات کا ثبوت ہے کہ مسلمانوں نے قرآن پاک کو اپنے سینوں میں محفوظ کر رکھا تھا' لیکن شاید وہ اس حقیقت سے جان بوجھ کر کنارہ کش ہو رہا ہے یا وہ حقیقت سے غافل ہے کہ ان تمام روایات (تحریری اور شفوی) کو حضرت ابوبکرؓ کے دور خلافت میں ایک مصحف میں جمع کر دیا گیا تھا جبکہ حضرت عثمانؓ نے مرکز کی طرف سے مصحف لکھ کر اسے دوسرے مقامات کی طرف ارسال کیا تھا۔

وہ مستشرقین جو مصحف ابوبکرؓ اور مصحف عثمانؓ میں اختلاف ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دور خلافت میں ہی قرآن پاک تحریری صورت میں منظر عام پر آچکا تھا۔

۴۔ اسی طرح وانسبر (Wansbourough) کا یہ کہنا کہ قرآن پاک کا اسلوب بہت زیادہ جدلی ہے اور یہ اس لیے ہے کہ یہودیوں نے اس کی معارضت کی تھی اس لیے قرآن پاک کی ترسیم کے وقت یہودیوں اور مسلمانوں میں جو مکالمات ہوئے اور ان کے مابین جو واقعات ہوئے اسکا رنگ قرآن میں نظر آتا ہے' سراسر جہالت' عربی ادب و اسلوب تحریر سے عدم واقفیت کی بنا پر ہے' کیونکہ قرآن پاک کا اسلوب جدلی نہیں بلکہ تنقیدی ہے اور یہ ہر اس نظریے پر تنقید کرتا ہے جو شرک کا موجب ہو' چاہے وہ عیسائیوں کا عقیدہ تثلیث ہو یا یہودیوں کا عقیدہ ابن اللہ یا پھر مجوسیوں' صابیوں اور وثنیوں کا آگ' سورج' چاند اور ستاروں کی پوجا کرنے کا عقیدہ ہو' قرآن ان سب پر تنقید کرتا ہے اور اسے غلط ثابت کرتا ہے اس لیے قرآن ان تمام ضلالات کو رفع کرتا ہے نا کہ صرف یہودیوں کی گمراہی اور ضلالت کے بیان کی حد تک محدود ہے۔

قرآن میں جابجا مشرکین' منافقین' اور یہودیوں کی گمراہیوں کا تذکرہ موجود ہے' جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ اس دور کا کلام ہے جس دور میں یہ ضلالات موجود تھیں' اور یہ بھی ثابت شدہ امر ہے کہ یہ گمراہ کن عقائد جزیرۃ العرب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں تھیں نا کہ خلافت عباسیہ کے دور میں بغداد وغیرہ میں تھیں اسی طرح قرآن پاک بے شمار ایسے واقعات کی طرف اشارہ کرتا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیش آئے اور نہ صرف یہ کہ اس میں یہود' مشرکین' منافقین اور عیسائیوں کے ساتھ معارضت کے واقعات ہیں بلکہ اس میں تو مسلمانوں حتی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جو سرزنش فرمائی گئی اسکا تذکرہ بھی سورۃ عبس میں موجود ہے کہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

جب اس اندھے صحابی (عبداللہ بن ام مکتومؓ) کو نظر انداز کرنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی گئی' یہ اور اسطرح کے دوسرے واقعات اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ یہ واقعات عین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہی رونما ہوئے تھے نہ کہ بعد کے وضع کردہ ہیں۔

۵۔اسی طرح یمنی مخطوطات کا وجود وانسبر (Wansbourough) کے اس دعویٰ کو بھی باطل کر دیتا ہے کہ نویں صدی عیسوی سے قبل اسلامی تاریخی روایات کے مصادر کا وجود ہی نہیں تھا۔ کیونکہ ان مخطوطات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ قرآنی تحریریں پہلی صدی ہجری ہی کی ہیں اور یہ مخطوطات یمن میں صنعاء کے مقام پر پائے گئے ہیں۔ان مخطوطات کے متعلق ذیل میں تفصیل سے بحث کی جائیگی۔

## یمنی مخطوطات اور مستشرقین:

مذکورہ بالا پیراگراف میں یمنی مخطوطات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے' یہ مخطوطات ۱۹۷۰ء میں یمن کے دارالحکومت صنعاء کی جامع مسجد کی تعمیر کے وقت زمین سے برآمد کیے گئے' اور ۸۰ کی دہائی میں یمن کے وزیر آثار قدیمہ قاضی اسماعیل الاکوع نے دو جرمن ماہرین ( Gerd.R.Puin۔۱۹۴۰)اور (Dietrich von Bothmer۔۱۹۱۸۔۲۰۰۹) کو یمن میں آکر ان مخطوطات پر تحقیق کرنے کی دعوت دی اور یہ کام جرمن کی وزارت خارجہ کے تعاون سے تشکیل پایا اور اس پر ان دونوں جرمن ماہرین نے ۶' ۷ سال تک کام کیا' اس دوران چند ایسے حقائق سامنے آئے جنکو یہ جھٹلانے کی پوزیشن میں نہ تھے' اگرچہ ان دونوں ماہرین نے قدرے تعصب سے کام لیا لیکن اس کے باوجود ۱۹۸۷ء میں (Bothmer) نے ان مخطوطات پر اپنا تحقیقی مقالہ پیش کیا تو اس میں اس نے اس بات کا اعتراف کیا کہ یہ مخطوطات پہلی صدی ہجری کے آواخر کے لکھے ہوئے ہیں' اسی طرح (Puin) نے بھی ان قرآنی مخطوطات پر اپنا مقالہ پیش کیا' جسکا عنوان یہ تھا: (۱۹)

(Observation on early Qur`an Manuscripts in Sana`a)

ان مقالات کے بعد مستشرقین چوکنا ہو کر ان موضوعات کی طرف متوجہ ہوئے اور ۱۹۹۸ء میں باقاعدہ ایک اجلاس (Leiden) میں بلایا گیا جسکا موضوع ہی انہوں نے یہ رکھا "Qur`aic Studies" اور اس میں ان دونوں ماہرین (Puin اور Bothmer) نے انہیں قرآنی مخطوطات پر محاضرات پیش کیے جو صنعاء میں پائے گئے تھے اور جن پر ان دونوں ماہرین نے تحقیق کا کام سرانجام دیا تھا' لیکن ان دونوں کے محاضرات کو منظر عام پر نہیں لایا گیا البتہ ( Puin) نے مستشرقین کے ان تاریخی جدوجہد کا جو تذکرہ کیا تھا جو قرآن پاک کے حوالہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

سے مستشرقین مثلاً:(AurtherJeffry, Pretzel Otto,Anton Spitaler etc.) کی جانب سے کی گئیں' انکا تذکرہ بعض جرائد میں کر کے حقائق پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی گئی۔اور اس میں چند چیزوں کو (Puin) کی جانب منسوب کرتے ہوئے کہا گیا کہ یہ تمام تر خدمات تشکیل کو نہیں پہنچ سکتیں کیونکہ اس کی کامیابی کا بہت زیادہ انحصار ان مخطوطات پر تھا جو میونخ یونیورسٹی میں بہت زیادہ تعداد میں تھے' لیکن بدقسمتی سے دوسری جنگ عظیم کے دوران ایک بم گرنے سے یہ تمام نہیں تو اکثر مخطوطات ضائع ہو گئے۔اس کے علاوہ (Puin) نے اپنے مقالہ میں ان نقاط کی طرف اشارہ کیا جو نتائج اس نے صنعاء کے قرآنی مخطوطات پر تحقیق کے بعد اخذ کیے وہ درج ذیل ہیں:

ا۔بہت سارے مقامات پر ''الف'' لکھنے کا طریقہ درست نہیں۔(۲۰)

۲۔ان میں سورتوں کی آیات کی تعداد کے بارے میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے۔جبکہ چند مقامات پر سورتوں کی ترتیب میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔(۲۱)

اس کے علاوہ اس نے اس میں اس امر کا اعادہ کیا کہ یہ اختلاف بہت زیادہ پیچیدہ ہیں اور اگر ان کو حل کیے بغیر قرآن کی تحقیق کو آگے بڑھایا جائے تو یہ بہت مشکل اور تکلیف دہ امر ہوگا' اس کے ساتھ اس نے یہ بھی کہا کہ قرآن کی عبارات مفہوم کے اعتبار سے واضح نہیں جبکہ اس کیساتھ قرآن کی ترتیب میں فرق کا بھی پایا جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ موجودہ شکل میں جو قرآن موجود ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں موجود نہ تھا اور موجودہ مصحف سے مختلف ترتیب طویل زمانہ تک مسلمانوں میں رائج رہی۔(۲۲)

اس میں کوئی شک نہیں کہ (Puin) کے ان تمام افتراضات نے مستشرقین کے لیے نئے نئے دعوے کرنے کی راہ ہموار کی' چنانچہ مستشرق (Toby Lester) نے جنوری ۱۹۹۹ء میں امریکی ماہنامہ ''The Atlantic'' میں ایک مضمون شائع کروایا (۲۳) جسکا موضوع تھا:

(What is The Qur'n?)

اسمیں (Toby Lester) نے تین چیزوں کو بیان کیا:

ا۔صنعاء کے قرآنی مخطوطات اور (Puin) اور (Bothmer) کی تحقیق کے بعد نتائج۔

۲۔دوسرے مستشرقین مثلاً وانسبر' کرون' بیلامی' اور گولڈزیہر کے قرآن کے متعلق افتراضات۔

۳۔وقت حاضر میں مستشرقین کے قرآن پر دراسات اور مستقبل کی منصوبہ بندی۔

صنعاء کے قرآنی مخطوطات کے متعلق تو اس نے انہیں امور کا اعادہ کیا جو (Puin) اور (Bothmer) نے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اپنے مقالات میں پیش کیے ہیں، یعنی قرآن کریم تاریخی مراحل طے کرنے کے بعد اس حتمی شکل میں سامنے آیا ہے اور یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ قرآن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ساتویں صدی عیسوی میں نازل ہوا، اور یہ کہ اس میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے، یہاں تک کہ ہر پانچویں آیت میں اختلاف پایا جاتا ہے، اس لیے اس کا سمجھنا اور اس کی تفسیر ممکن نہیں، اور یہ کہ ان مخطوطات میں بعض چیزیں ایسی ہیں جو اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ قرآن پاک کی چند عبارات مٹانے کے بعد دوبارہ لکھی گئیں، اور آخر میں اس نے یہ اعتراض نقل کیا ہے کہ یمنی حکومت نے کھل کر ان مخطوطات پر تحقیق کروانا ہی نہیں چاہی مبادا کہ مسلمانوں کی کتاب مقدس (قرآن) کے بارہ میں حقائق سامنے آجائیں۔

وانسبر اور دوسرے مستشرقین کے اعتراضات اور انکا تفصیلی رد ہم نے پیچھے ذکر دیا ہے اس کے اعادہ کے ضرورت نہیں، اسی طرح مستشرقین کے مستقبل کے لائحہ عمل میں جو بنیادی چیز ہے وہ یہی ہے کہ وہ ایک ایسا قرآن تیار کرنا چاہتے ہیں جو ان کے بقول تمام تر اختلافات سے بالا ہو اور تمام تر اغلاط سے پاک ہو کیونکہ انکی نظر میں یہ قرآن نعوذ باللہ اغلاط سے بھرا ہوا ہے۔

**نوٹ:** (Toby Lester) کے تمام اعتراضات اس کے آرٹیکل (What is The Qur'n?) میں دیکھے جاسکتے ہیں جو کہ درج ذیل مجلّہ میں شائع ہوا:

The Atlantic Monthly; January 1998; What is the Koran?; Volume 283, No. 1; pages 43-56.

البتہ پہلی چیز جو (Toby Lester) نے اپنے اس مقالہ میں بیان کی اس کا جواب دینا لازمی ہے، کیونکہ اسی میں اس نے ایسے اعتراضات اٹھائے ہیں اور ان کو ان جرمن ماہرین کی طرف منسوب کیا ہے جنھوں نے یمنی مخطوطات پر تحقیق کی تھی، لیکن اس مقالہ کے فوراً بعد (Puin) اور (Bothmer) نے وزیر آثار قدیمہ یمن قاضی اسماعیل اکوع سے رابطہ کیا اور (Toby Lester) کے اس بیان سے لاعلمی کا اظہار کیا تا کہ جرمنی اور یمن کے تعلقات متأثر نہ ہوں اور اپنا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ جو کچھ بھی امریکی مجلّہ میں شائع ہوا ہے وہ نہایت افسوسناک ہے اور اسمیں جن امور کو ہماری جانب (Puin اور Bothmer) منسوب کیا گیا ہے اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں اور ان تمام باتوں کی کوئی بنیاد نہیں جو اس مجلّہ میں شائع کی گئیں ہیں اور مزید یہ بھی کہا کہ یہ جرمنی اور یمن کے تعلقات کو خراب کرنے کی امریکی سازش ہے۔ (۲۴)

اگر چہ اس دفاعی بیان میں اس نے تمام اعتراضات سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے لیکن اس کے باوجود مناسب

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

معلوم ہوتا ہے کہ ان اعتراضا کا جواب دے دیا جائے جو اس کی طرف منسوب کیے گئے ہیں تا کہ کسی ذہن میں اشکال باقی نہ رہے۔

☆ اس نے کہا کہ دوسری جنگ عظیم کے دوران میونخ یونیورسٹی میں بم گرنے سے وہ تمام قرآنی مخطوطات ضائع ہو گئے ہیں جن پر قرآن پاک کی تحقیق کا کام جاری تھا اور ان کے بغیر یہ تحقیق اب ناممکن ہو گئی ہے' اس کے اس دعوی کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ جو ماہرین ان مخطوطات پر کام کر رہے تھے انہوں نے جنگ عظیم سے پہلے ہی ابتدائی رپورٹ پیش کر دی تھی جسمیں کہا گیا تھا کہ ان مخطوطات کے بہت سارے نسخوں پر تحقیق مکمل ہو چکی ہے اور انکا تقابل بھی کیا جا چکا ہے' جبکہ اس تقابل کے بعد سوائے املاء کی چھوٹی چھوٹی چند غلطیوں کے کہیں بھی ان کی آیات میں تضاد نہیں پایا گیا اور یہ اغلاط بھی ایسی ہیں جو قرآن پاک کی نص پر اثر انداز ہونے والی نہیں ہیں۔ (۲۵)

اسی طرح (Puin) نے جن غلطیوں کی طرف اشارہ کیا تھا وہ بھی اسی قبیل سے ہیں جبکہ (Puin) نے انہیں کسی اور ہی رنگ میں پیش کیا۔

☆ کسی بھی جگہ پر عبارت کا دوبارہ لکھنا اس بات کی قطعی دلیل نہیں کہ کاتب نے پہلے غلطی کی اور پھر جب دیکھا کہ یہاں یہ کلمہ مناسب نہیں تو اسے مٹا کر اس کی جگہ دوسرا کلمہ لکھ دیا' اور نہ ہی یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ کتاب تطور کے مراحل سے گذری ہے' البتہ اگر اسی مقام پر کسی دوسرے مخطوطہ میں بھی کوئی اور کلمہ لکھا ہوتو پھر یہ ثابت ہو سکتا ہے کہ یہاں واقعی تغیر واقع ہوا ہے اور ایسا اختلاف نہ تو یمنی مخطوطات میں پایا گیا ہے اور نہ ہی دوسرے کسی مخطوطہ میں موجود ہے۔

☆ ان مخطوطات میں کسی سورت کے اجزاء میں سے کسی جزء کا اس ترتیب سے الگ ہونا جو قرآن کی موجودہ ترتیب ہے' اس بات کی قطعی دلیل نہیں کہ پورے کا پورا قرآن اب کے قرآن سے ترتیب میں مختلف ہے' کیونکہ ابتداء میں' حتی کہ اب بھی مسلمانوں میں یہ طریقہ رائج ہے کہ منتخب آیات یا سورتوں کا مجموعہ تیار کر کے اسے حفظ کیا جاتا ہے' اور یہ کام حفظ کرنے یا پڑھنے پڑھانے میں سہولت کی غرض سے کیا جاتا ہے اور یہ ایک طبعی امر ہے کہ اس وقت یعنی طباعت سے پہلے اس طرح کے مختلف نسخے مختلف لوگوں کے پاس موجود تھے۔
اسلئے یہ کوئی دلیل نہیں کہ ان مخطوطات میں سے بعض مخطوطات میں سورتوں کی ترتیب وہ نہیں جو موجودہ قرآن کی ترتیب ہے' اور خصوصی طور پر وہ مخطوطات کہ جو تعلیمی اداروں سے پائے گئے ہیں حتی کہ اگر سارے کا سارا قرآن بھی موجودہ ترتیب سور قرآنی سے مختلف پایا جائے تو اسے بھی اس وقت تک دلیل نہیں بنایا جا سکتا' جب

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تک یہ نہ ثابت ہو جائے کہ یہی نسخہ مسلمانوں میں رائج تھا اور سارے کے سارے مسلمان اسی کی تلاوت کیا کرتے تھے اور یہ تو بعض مفسرین کا طریقہ تفسیر بھی ہے وہ قرآن کی تفسیر کے وقت اس کی ترتیب نزولی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے تفسیر کرتے ہیں اور یہ طریقہ مستشرقین مفسرین کا بھی ہے۔

اے راڈویل (A.Rodwell) وہ مستشرق مفسر ہے جس نے قرآن کے معانی کا ترجمہ انگلش میں کیا اور اس میں سورتوں کی ترتیب وہ رکھی جو ان سورتوں کے نازل ہونے کی تھی یعنی جو سب سے پہلے نازل ہوئیں اور بالترتیب جو اس کے بعد نازل ہوئیں، اور اسکا نام اس نے یہ رکھا:

(Translation with Suras Arranged The Coran Chronologically)

اور ۱۹۱۱ء میں بنگال میں ایک مسلمان عالم دین نے بھی اسی اسلوب کے مطابق قرآن کے معانی کا ترجمہ پیش کیا (۲۶)

اسی طرح رچرڈ بیل (Richard Bell) نے بھی اسی منہج کے مطابق قرآن کی تفسیر ۱۹۳۷ء میں پیش کی ہے (۲۷)

## خاتمہ:

درج بالا سطور سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ مصادر اسلامیہ کی حجیت اور صحت کے اعتبار سے مغربی مفکرین کے دو گروہ ہیں:

۱۔ پہلے گروہ کے لوگ کچھ معتدل رائے رکھتے ہیں جن کے ہاں عمومی لحاظ سے مصادر اسلامیہ کی صحت کا رجحان ہے، لیکن اس حوالہ سے وہ روایات کی اسناد پر مکمل طور پر اعتماد نہیں کرتے بلکہ صرف ان روایات اور طرق کو ہی قابل حجت سمجھتے ہیں جو کسی نہ کسی لحاظ سے ان کی آراء کو تقویت دیں۔

۲۔ دوسرا گروہ ان مصادر کو بالکل نظر انداز کرتا ہے اور انکی رائے میں مصادر اسلامیہ پر اس لیے اعتماد نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ جن روایات کو پیش کرتے ہیں ان کا ثبوت تاریخی لحاظ سے اسلام کے ابتدائی دور کے ساتھ تطبیق نہیں رکھتا، یعنی پہلی اور دوسری صدی ہجری کے ساتھ۔

۳۔ جبکہ پہلا گروہ، دوسرے گروہ کی نا صرف یہ کہ حمایت نہیں کرتا بلکہ ان کے موقف کو رد کرنے کے لیے دلائل اور براہین پیش کرتا ہے، اسی طرح مسلمان علماء نے بھی ان دونوں فریقین کے مزاعم اور افتراضات کا مدلل اور تفصیلی جواب دیا ہے، لیکن اس کے باوجود وہ اپنے موقف پر ہٹ دھرمی سے ڈٹے ہوئے ہیں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۴۔ جبکہ قرآن پاک کے منزل من اللہ ہونے کے متعلق دونوں گروہ یکساں رائے کے حامل ہیں، ان کی رائے میں قرآن پاک اللہ کا کلام نہیں بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تالیف کردہ کتاب ہے اور اس کا زیادہ تر مواد یہود، نصاریٰ اور قدیم ادیان کے ادب سے اخذ کردہ ہے۔

۵۔ جبکہ ان آراء کی موجودگی میں دوسرا گروہ خصوصا مزید گمراہی اور ضلالت میں مبتلا نظر آتا ہے۔ اور اس نے یہاں تک دعوی کر دیا کہ قرآن پاک نا صرف یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تالیف ہے بلکہ اس کی موجودہ شکل اور ترتیب تاریخی ادوار سے گذرنے کے بعد اس حتمی صورت میں سامنے آئی ہے جو آج مسلمانوں میں رائج ہے۔

۶۔ دونوں گروہ اس رائے پر بھی متفق ہیں کہ جس طرح کتاب مقدس کی تاریخ ہے اور اس میں گردش زمانہ کے ساتھ ساتھ اضافات ہوتے رہے ہیں، بالکل اسی طرح قرآن میں بھی وقت کے ساتھ ساتھ تغیر و تبدل ہوتا رہا ہے۔

ان تمام فاسد اور باطل آراء کو مسلمان علماء نے اپنے اپنے دور میں غیر صحیح اور غیر معقول ثابت کیا ہے اور انہی علماء کی آراء کو کچھ اضافہ کے ساتھ اس مضمون میں جمع کیا گیا ہے، جبکہ موجودہ دور میں مستشرقین اور مغربی مفکرین نے اپنی ان جہود کو دوبارہ منظّم انداز میں شروع کر رکھا ہے اور اس بات کا اندازہ ٹوبی لیسٹر (Toby Lester) کے اس انکشاف سے بھی لگایا جا سکتا ہے جسمیں اس نے کہا ہے کہ یورپی اور مغربی مفکرین باقاعدہ ایک منصوبہ رکھتے ہیں جس کے بعد وہ ایک ایسا قرآن پیش کریں گے جو غلطیوں اور اضافات سے بالکل مبرا ہو گا اور اس کی ابتداء میں وہ ان تمام جہود کا تذکرہ بھی کریں گے جو تاریخی اعتبار سے قرآن پر تحقیق کی غرض سے مستشرقین کی جانب سے کی گئیں اور آخر کار یہ قرآن سامنے آیا۔

ان تمام ملاحظات کو مدنظر رکھتے ہوئے مسلمان علماء کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان امور کی طرف متوجہ ہوں اور ان تمام بیرونی خطرات سے آگاہ رہیں جو اسلام کو لاحق ہیں، اور یہ اس بات کا بھی متقاضی ہے کہ مسلمان علماء اپنے تمام اندرونی فروعی اور غیر ضروری اختلافات کو یکسر بھول کر خارجی خطرات کے تدارک کے لیے متحد متفق ہو کر ایک پلیٹ فارم سے حق کا آواز ابلند کریں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

# حوالہ جات وحواشی

(۱)البقرۃ ۲:۲۳

(2) W. Muir: Life of Mohamet, 3rd edition reprinted 1923, pp.25-26,

D.S. Margoliouth: Mohammed and the Rise of Islam, London, 1905, pp.64-65,

Montgomery Watt: Muhammad at Mecca, Oxford, 1960, p.39,

and Muhammad's Mecca, Edinburgh, 1988, pp.50-51.

(3) Margoliouth, op. cit, p.52-53, 60, Muir: op. cit. P.15

(4) Watt: Muhammad's Mecca, p.52-53

(5) Abraham Gelger: Judaism and Islam, Madras, 1898;

Richard Bell: The Origin of Islam and its Christian Environment, London, 1926;

C.C. Torrey: The Jewish Foundations of Islam, New York, 1933; A.I. Kash: Judaism in Islam, New York 1954

(6)Watt: Muhammad's Mecca, pp. 45-46;

C.C. Torrey: The Commercial Theological Terms of the Koran, Leiden, 1892;

Arthur Jeffry: The Foreign Vocabulary of the Qur'an, Broda, 1938

(7)Richard Bell: "Mohammed's Call", The Moslem World, January 1934, pp.13-19; Mohammed's Vision, ibid; Watt: Muhammad at Mecca,

pp.52-58, and "The Islamic Revelation in the Modern World", Edinburgh, 1969.

(8)Ignaz Goldziher, Mohammedarische Studien (first published 1890) vol: 2, tr. Into English by C.R. Borber and Snt. Sten under title: Muslim Studies, vol:2, London, P.170.

(9) M.M. Al-Azami: Studies in Early Hadith Literature, Beirut, 1968

اور دیکھیے: محمد لقمان سلفی کی کتاب:اہتمام المحدثین بنقد الحدیث سندا ومتنا ودحض مزاعم المستشرقین وأتباعھم ‘مطبوع من ریاض‘ سعودی عربیہ۱۹۴۸ء۔ اور محسن عبدالمناظر کی کتاب: دراسات جولدزیھر (Goldziher) فی السنة ومکانتھا العلمیہ‘ مقالہ پی اَیچ ڈی‘ جامعہ تونس‘ ۱۴۰۴ھ۔۱۹۸۴ء

(9) J. Horovitz: "The Earliest Biographies of the Prophet and Their Authors",

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

translated from the German by Marmaduke Pickthall, Islamic Culture, vol:1, 1927, pp.535-559; vol:2, 1925, pp.22-50, 164-182 and 495-523.

Published at Oxford, 1950 (10)

(11)M.M. Al-Azami: On Shacht's Origin of Muhammadan Jurisprudence, King Saud University and John Wily and Sons. Inc., New York, 1985

(12)N.J. Coulson: A History of Islamic Law, London, 1946, pp.64-65

(13)M.M. Watt: Muhammad at Mecca, Oxford, 1960, p.xv; and his "The Materials used by Ibn Ishaq" in B. Lewis and P.M. Holtfield (ed): Historians of the Middle east, London, 1962, pp.23-24

(14) me Rodinson: "A Critical Survey of Modern Studies on Muhammad", in Merlin Swarty (ed), Studies in Islam, OUP, 1981, pp.44 and notes 123 and 124 at pp.75-76

(15) J. Wansborough: Qur'anic Studies, etc, Oxford, 1977, pp.42-45

(16,17,18) ایضا:ص۔۴۴

(19)Gerd R. Puin: "Observation on Early Qur'an Manuscripts in San'a", in Stefan Wilde (ed), The Qur'an as Text, E.J. Brill, Leiden, 1996, pp.107-111

(23)The Atlantic Monthly, January 1998, pp.43-56

(24) Impact International p-27,vol.30,March,2000.

(۲۵) محمد حمید اللہ: خطبات بہاولپور، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، اشاعت دہم ۲۰۰۵ء ص۔۱۶۔۱۷

(26)Mirza Abu al-Fazl, The Qur'an, Arabic Text and English Translation, Arranged Chronologically, 1911, (British Library [British Museum] Catalogue Call mark 14512.d.15)

(27)R. Bell: The Quran: Translated with a Critical Rearrangement with the Suras, T. and T. Clark Edinburgh, 1937

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.